اسنی المطالب
فی
نجاتِ ابی طالب رضی اللہ عنہ
حضرت ابو طالب کے ایمان پر مدلل کتاب
از
قاضی دحلان مکی
ترجمہ
مفسر قرآن حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ
چشتی کتب خانہ فیصل آباد

دوسرا فتویٰ

از عالی قدر حضرت علامہ احمد عبداللہ میرغنی رحمۃ اللہ علیہ

مفتی احناف مکۃ المشرفہ زاداللہ شرفہا

دوسرا فتویٰ

از عالی قدر حضرت علامہ احمد عبداللہ میر غنی مفتی احناف مکۃ المشرفہ

زاد اللہ شرفہا تمام تعریفیں اللہ تبارک وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے لئے ہیں اور درود و رحمت ہو سیدنا محمد رسول اللہ پر اور آپ کی آلِ اطہار پر اور آپ کے اصحاب اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے والوں پر۔

بعد ازاں اے اللہ میں تجھ سے درست راستے پر چلنے کی توفیق طلب کرتا ہوں۔

اے سائل اللہ تبارک وتعالیٰ تم پر رحم فرمائے تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ بے شک کچھ لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عم محترم حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی نجات نہ ہونے پر اہل سنت و جماعت کا تفاق ہے اور وہ اس کے لئے کتاب و سنت کے ظواہر سے دلیل پکڑتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ عدمِ نجات ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اہل سنت و جماعت کا اتفاق واجماع ہے۔

مگر ان کا یہ دعویٰ غیر صحیح اور نادرست ہے کیونکہ میں نے اہل سنت و

جماعت کی کثیر تعداد کو اس کے برعکس پایا ہے اور وہ حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نجات کے قائل ہیں۔

ان علمائے اہل سنت و جماعت میں سے چند حضرات کے اسمائے گرامی یہ ہیں امام قرطبی امام سبکی امام شعرانی رحمہم اللہ تعالیٰ جیسا کہ سائل نے اپنے سوال میں ذکر کیا ہے اور اس بحث کی طرف مراجعت کی یہ جو علامہ سحیمی کی کتاب شرح شرح عبدالسلام اللقانی علیٰ جوہرۃ التوحید میں نقل فرمائی ہے،

اور انہوں نے یہ تذکرہ شفاعت کی بحث میں قول ناظم اور مشفع کی شفاعت کے واجب ہونے کے ضمن میں کیا ہے۔

چنانچہ اس مقام پر یہ عبارت نقل کی گئی ہے کہ حضرت امام قرطبی امام سبکی امام شعرانی رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت ابو طالب کو زندہ فرمایا اور وہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور مسلمان ہو کر فوت ہوئے۔

علامہ سحیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا یہی عقیدہ ہے اور اپنے اسی عقیدہ کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور میں حاضر ہوں گا۔

امام ابن سعد اور امام بن عساکر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ کیا آپ ابو طالب رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے لئے پر امید ہیں؟ تو جواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ ہم اپنے پروردگار سے ان کے لئے ہر خیر اور بھلائی کی امید رکھتے ہیں۔

اور امام قرطبی امام سبکی اور امام شعرانی سب کے سب ایسے اکابر اہل سنت ہیں جن کے قول سے حجت پکڑی جاتی ہے اور یہی قدر و منزلت حضرت امام سحیمی کی ہے۔

چنانچہ ان شواہد کی روشنی میں اس شخص کا دعویٰ باطل ہو جاتا ہے جس نے یہ کہا ہے کہ عدمِ نجات ابو طلاب پر اہل سنت کا اتفاق ہے کیونکہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ اہل سنت میں ایسے لوگ موجود ہیں جو حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نجات کے قائل ہیں اور جب کسی امر میں اختلاف پایا جاتا ہو وہاں احتیاط ضروری ہے اور ایسی بات کو اختیار کرنا لازم ہے جس سے اختلاف کم ہو سکے

اور ایسے معاملات میں زیادہ غور و خوض نہ کریں اور اور خوف کی وجہ سے بقدر ضرورت کم سے کم الفاظ میں بات کریں اور جیسا کہ اس ضمن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث وارد ہوئی ہیں کیونکہ احتیاط تقویٰ میں سے ہے اور بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تو اس بات کو چھوڑ دے جو تجھے شک میں ڈالے اور اس بات کو اختیار کر جو تجھے شک و شبہ میں نہ ڈالے۔

عتبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے ایک ایسی عورت سے شادی کی ہے جس کے متعلق ایک سیاہ فام عورت نے گواہی دی ہے کہ اس نے ہم دونوں کو دودھ پلایا ہے حالانکہ وہ سیاہ فام عورت جھوٹی ہے آپ نے فرمایا کہ اس سیاہ فام عورت کو بلاؤ چنانچہ عتبہ اس عورت نے دوبارہ اپنی بات کو دہرایا اس کا بیان لے کر حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عربہ بن الحارث کو فرمایا کہ تو اپنی بیوی کو چھوڑ دے۔

عتبہ کہتے ہیں میں نے عرضکیا کہ یارسول اللہ آپ اس سیاہ فام عورت کی بات تسلیم نہ کریں تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو اس عورت کی گواہی قبول نہیں کرتا تو احتیاط اور تقویٰ کا راستہ اختیار کر۔

اب جب کہ اہل سنت کی ایک جماعت نے حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زندہ ہو کر ایمان لانے کی بات کہی ہے تو آپ کے متعلق احتیاط سے کام لینا چاہیے اور آپ کی تنقیص سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

خصوصاً حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق اس قسم کی فحش عبارات سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تکلیف پہنچتی ہے اس لئے کہ حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مربی تھے اور آپ کی پرورش کرنے والے تھے نیز ان کو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سچی محبت تھی چنانچہ جب حضور رسالت مآب صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت مبارکہ ہوئی تو حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود کو آپ کی حفاظت وحمایت کے لئے کمر بستہ کرلیا،

علاوہ ازیں حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بدگمانی کی باتیں آپ کے زندہ اور فوت شدہ قریبیوں کو اذیت پہنچانے کا باعث ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں "قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المورة فی القربی' " یعنی محبوب فرما دیجئے کہ میں تم سے کچھ نہیں مانگتا صرف میرے قریبیوں سے محبت کرو۔

علامہ دیلمی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعاولیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مجھے میرے قریبیوں کی وجہ سے ایذاء پہنچائے گا اس پر غضب الٰہی بھڑکے گا۔

امام طبرانی اور علامہ بیہقی نے روایت بیان کی ہے کہ ابولہب کی بیٹی سبیعہ جسے درہ بھی کہتے ہیں مسلمان ومہاجر ہو کر مدینہ منورہ زاد اللہ شرفہا میں آئی تو کسی نے اسے کہا کہ تو تو حمالۃ الحطب کی بیٹی ہے تجھے اس ہجرت سے کیا فائدہ ہوگا۔

سبیعہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں اس بات کی شکایت پیش کی تو آپ شدید غضب ناک ہو گئے اور منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو مجھے میرے نسب اور میرے قریبیوں کی وجہ سے ایذاء دیتے ہیں یاد رکھو جس نے بھی میرے حسب ونسب اور اقربا کو

تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی۔

ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میرے ایک بال کو بھی اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی۔

طبرانی امام احمد اور ترمذی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زندہ لوگوں کو مردود کی وجہ سے اذیت نہ دو بلا شبہ حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں خاص و عام مجالس اور بیوقوف لوگوں میں منہ پھاڑ پھاڑ کر باتیں کرنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی اولاد قبروں میں اذیت پہنچانا ہے نیز حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی تکلیف دینا ہے اللہ تعالیٰ ہ مجید میں فرماتا ہے۔

"والذین یؤ ذون رسول اللہ لھم عذاب الیم"

یعنی جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں ان کے لئے عذاب الیم ہے۔

دوسری جگہ فرماتا ہے۔

ان الذین یو ذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا

والآخرة وعدہ لھم عذابا مھینا.

یعنی جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی دنیا و آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب کی وعید ہے۔

گستاخ رسول واجب القتل ہے

یہ مقام حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکفیر کرنے والے کے لئے غور کرنے کا ہے کیونکہ اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایذا رسانی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذاء پہنچانا کفر ہے۔

اگر اس کا مرتکب توبہ نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے اور مالکیوں کے نزدیک اگر توبہ بھی کرے تب بھی اسے قتل کر دیا جائے۔

میں ابھی آپ کے سامنے کچھ واقعات پیش کروں گا جن سے آپ کو پتہ چل جائے گا کہ انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان سے کیسی محبت تھی۔

اور ان سے بغض رکھنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دینا ہے اور یہ بھی آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ امام قرطبی امام سبکی امام شعرانی اور امام سحیمی نے جو موقف اختیار کیا ہے اس کی کوئی اہم وجہ ہے۔

چنانچہ میں خود بھی امام سحیمی کی اتباع کرتے ہوئے واضح طور

پر کہتا ہوں کہ حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق میرا بھی یہی

اعتقاد ہے اور اسی اعتقاد کے ساتھ میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے ملوں گا اور یہی

عقیدہ ہر اس شخص کا ہونا چاہئیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات

گرامی اور آپ کے قریبیوں کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔

ان تمام امور کی وضاحت کے بعد ہم کہتے ہیں کہ جو چاہے ہماری

اس بات کو قبول کرلے اور جو چاہے انکار کردے۔

اس فتویٰ کے آخر پر حضرت علامہ احمد بن عبداللہ میر غنی رحمہ اللہ تعالیٰ

علیہ مفتی احناف مکۃ المشرفہ زاد اللہ اکرامہا حکومت کو مخاطب کرتے ہوئے

ارشاد فرماتے ہیں کہ،

اللہ تبارک وتعالیٰ حکمرانوں کے ذریعہ سے اصولِ دین کو قائم

فرمائے ان پر لازم ہے کہ حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق

شرانگیز پراپیگنڈہ کرنے والے جہلا کو زجر وتوبیخ کریں اور ان کے خلاف

تادیبی کاروائی کرتے ہوئے سخت احکام جاری کریں تاکہ اس قسم کی باتوں کا

سلسلہ ختم ہوجائے جو بڑے بڑے فتنوں کو جنم دینے کا سبب بنتی ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم